گناہوں کی حقیقت اور اثرات

انسان خواہ کتنا ہی بڑا اور خوبیوں والا ہو غلطی، لغزش اور ٹھوکر سے نہیں بچ سکتا۔ معصوم بس وہی ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنی آغوشِ رحمت میں پناہ دے دے، اور وہ ہے انبیاء ورسل کی ذات گرامی، ان محترم و معظم شخصیتوں کے بعد ہر انسان بہر حال ایک انسان ہے۔ خطا، غلطی اور لغزش کا پتلا۔ اس حقیقت کو رسول اللہ ﷺ نے اس طرح بیان فرمایا ہے:

''حضرت آدم علیہ السلام بھول گئے اور (ممنوعہ) درخت سے کھا بیٹھے۔ تو ان کی اولاد بھی بھول گئی۔ جناب آدم سے خطا ہوئی تو ان کی اولاد نے بھی خطا کی۔'' (سنن الترمذی۔ کتاب التفسیر، باب تفسیر سورت الاعراف۔ امام ترمذی نے حدیث کو حسن صحیح کہا ہے۔ المستدرک للحاکم کتاب التفسیر باب اعطاء آدم اربعین سنۃ من عمرہ لداؤد علیہ السلام ۳۲۵/۲۔ امام حاکم، اور امام ذہبی نے حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ محدث العصر شیخ الالبانی نے بھی اس حکم کی تائید کی ہے۔ ملاحظہ ہو صحیح الجامع ۵۲۰۸۔)

مگر اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ انسان جان بوجھ کر غلطی کرے اور غلطی پر غلطی کرتا چلا جائے۔ بلکہ جس شخص کو اپنی آخرت عزیز ہو اور وہ حصول جنت کیلئے واقعی سنجیدہ ہو اسے اپنی استطاعت بھر برائیوں سے اور بالخصوص کبائر سے دور اور بہت دور رہنا ہوگا۔ اور ساتھ ہی ساتھ فرائض کی پابندی کرنی ہوگی۔ اس کے بعد یہ توقع رکھی جا سکتی ہے۔ کہ اللہ رب العالمین اپنے خصوصی فضل وکرم سے اس کی لغزشوں اور معمولی خطاؤں کو نہ صرف معاف فرما دیں گے، بلکہ اپنی بے پایاں رحمت کے دروازے بھی اس کیلئے ہمیشہ کھلے رکھیں گے۔ اور جنت کا راستہ اس کے لئے آسان کر دیں گے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

''اگر تم ان بڑے بڑے گناہوں سے پرہیز کرو جن سے تمہیں منع کیا جا رہا ہے تو تمہاری چھوٹی موٹی برائیوں کو ہم تمہارے حساب سے ساقط کر دیں گے اور تم کو عزت کی جگہ میں داخل کریں گے۔'' (سورۃ النساء آیت ۳۱)

اور دوسری جگہ فرمایا: ''اللہ کی نعمتوں کے مستحق صرف وہ اہل ایمان ہیں جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے پرہیز کرتے ہیں۔ اور اگر غصہ آجائے تو درگزر کر جاتے ہیں۔'' (سورت الشوریٰ آیت ۳۷)

ایک جگہ ارشاد ربانی اس طرح ہے۔'' (تاکہ اللہ) ان کے دلوں کو اچھی جزا سے نوازے جنھوں نے نیک رویہ اختیار کیا، جو بڑے بڑے گناہوں اور کھلے کھلے قبیح افعال سے پرہیز کرتے ہیں، الا یہ کہ (معمولی قسم کے) کچھ قصور ان سے سرزد ہو جائیں۔ بلاشبہ تیرے رب کا دامن مغفرت بہت وسیع ہے''۔ (سورت النجم، آیت ۳۱-۳۲)

سنت مطہرہ کا مطالعہ کرنے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ کبائر (بڑے بڑے گناہ) دخول جنت میں سب سے بڑی رکاوٹ ہیں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ''جو آدمی (روز قیامت) اس حال میں پیش ہو کہ وہ اللہ کی عبادت کرتا رہا، شرک نہیں کیا، نماز قائم رکھی، زکوٰۃ ادا کی، اور بڑے بڑے گناہوں سے بچتا رہا، اس کیلئے جنت پکی ہوگئی''۔

(سنن النسائی۔ کتاب تحریم الدم۔ باب ذکر الکبائر۔ سند حسن ہے۔)

(ابو عبد الرحمٰن شبیر بن نور)